بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ـ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۱ صلح ۱۳۴۵ ہش ـ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ ـ ۱۱ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۹

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۰ جنوری ـ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۱۰ جنوری ـ یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے ـ اس سلسلہ میں پرسوں مورخہ ۱۵ رمضان المبارک کو مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے سورۂ یونس سے سورۂ مریم تک درس مکمل کیا ـ آپ کا درس ۱۱ رمضان سے ۱۵ رمضان تک یعنی پانچ روز جاری رہا ـ کل مورخہ ۱۶ رمضان سے اب مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے سورۂ طٰہٰ سے درس شروع کیا ہے ـ آپ سورۂ سجدہ تک درس دیں گے ـ جو ۲۰ رمضان تک جاری رہے گا ـ

اسی طرح نماز فجر کے بعد حدیث شریف کے درس کا سلسلہ بھی جاری ہے ـ ۱۰ رمضان سے ۱۴ رمضان تک مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے درس دیا اور اب مورخہ ۱۵ رمضان سے مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر درس دے رہے ہیں ـ

مسجد مبارک اور ربوہ کی بعض دوسری مساجد میں تراویح کے دوران قرآن مجید سنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے ـ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے ـ امسال مسجد مبارک میں مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب کلام مجید سنا رہے ہیں ـ

○ ربوہ ۱۰ جنوری ـ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں پندرہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۱۰ جنوری بروز دو شنبہ ۶ بجے شام بذریعہ جناب ایکسپریس معہ اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں ـ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے سٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں ـ (وکالت تبشیر ربوہ)

بقیہ فہرست معتکفین مسجد مبارک

(۱) علی سرور صاحب ایڈوو ـ ٹنڈو لاڑکانہ سندھ

(۲) محمد ملک صاحب گھسیٹ پور

(۳) شیخ محمد علی صاحب انبالوی جوہر کانہ منڈی

(۴) سید نعیم احمد شاہ صاحب سول لائن لاہور ـ

(۵) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی انسپکٹر بیت المال ربوہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(اصل فہرست صفحہ ۳ پر درج ہے)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن اور رسولِ کریمؐ سے سچی محبت رکھنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے

خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں

مَیں پھر ہر ایک طالبِ حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دینِ حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں ـ مجھے بھیجا گیا ہے تا مَیں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ میں تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں ـ میں ایک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رُو سے معجزہ ہے ـ موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ ـ

مَیں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علومِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دُنیا میں کسی مذہب والا برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں مَیں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مُردے ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں ـ

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے؟ اور مردار کھانے میں کیا لذّت؟ آؤ مَیں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے ـ اسلام اس وقت موسیٰ کا طُور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چُپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے ـ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے پھر حق کو پاوے تو قبول کر لیوے

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا ـ"

(مسلسلۂ رسالت حاشیہ صفحہ ۱۸)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۶۶ء

"مسئلہ اقتصادیات"

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ جوں جوں اقتصادیات کا علم بڑھتا جاتا ہے توں توں انسان کی ضروریاتِ زندگی کا سوال بھی لاینحل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں مگر ہے یہ بات عجیب کہ ایک زمانہ تھا کہ جب نہ تو اقتصادیات کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ علم تھا اور نہ خاندانی منصوبہ بندی کا ذکر کہیں ہوتا تھا۔ مگر اوسط گھروں میں نہ تو کبھی اناج کی کمی محسوس کی جاتی تھی اور نہ دودھ اور خالص گھی آٹا نایاب ہوا تھا۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا خواب وخیال بھی نہیں آتا تھا۔ اس وقت ہم کو اور سب کو یہ یقین ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب لوگوں کی خوراک کا ذمہ لے رکھا ہے۔ یہ صحیح ہے لیکن آج جب ہم اخبارات پڑھتے یا اقتصادیات پر کوئی لیکچر سنتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں سے پھر گیا ہے۔ اور اس نے خوراک اور دوسری ضروریاتِ زندگی کا کام دانشوروں کے سپرد کر دیا ہے۔

محنت لوگ اس وقت بھی کیا کرتے تھے اور آج بھی کرتے ہیں۔ البتہ اس وقت تو زراعت بڑھانے کے اتنے طریقے ایجاد ہوئے تھے اور نہ حکام کی طرف سے ایسے انتظام ہوتے تھے۔ جن کا مطلب اناج کی طلب و رسد میں توازن قائم کرنا ہوتا تھا اور لطف یہ ہے کہ جب کی بات ہم کر رہے ہیں۔ یہ خالص انگریزوں کے راج کا زمانہ تھا۔ پہلی عالمگیر جنگ کے دوران ضروریاتِ زندگی کے قحط کا احساس ضرور پیدا ہوا تھا۔ مگر گندم کا آٹا اس دوران میں بھی تین سیر فی روپیہ سے کم نہیں ہوا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد چند سالوں میں حالت معمول پر آگئی تھی حتیٰ کہ ۱۹۳۰ء تک اناج اور دوسری اشیائے صرف کی لہر بحر ہو گئی تھی اور لوگ جلدی جنگ کی تلخیوں کو بھول گئے تھے۔ یہ حالت ۱۹۳۹ء تک قائم رہی۔ پھر دوسری عالمگیر جنگ شروع ہو گئی۔ وہ دن ہے اور آج کا دن۔ حالت خراب ہی ہوتی چلی گئی ہے۔ شروع میں جب آٹا دس سیر فی روپیہ ملنے لگا تھا خدا یاد آ گیا تھا۔ لوگ کہتے گزر کیسے ہوگی۔ مگر آج فی روپیہ $2\frac{1}{2}$ سیر آٹا ملتا ہے۔ اور کوئی نہیں کہتا کہ قحط پڑ گیا ہے۔ کوئی بڈھا بوڑھا ارزانی کا ذکر کرتا ہے۔ تو نوجوان اس کا منہ اس طرح تکنے لگتے ہیں کہ گویا کہنے والا کسی اور سیارہ کی باتیں کر رہا ہے۔

بے شک آج پیسہ زیادہ ہو گیا ہے۔ مزدور کی مزدوری بڑھ گئی ہے اور ملازمت پیشہ اصحاب کی تنخواہیں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ تجارت پیشہ لوگ بھی زیادہ نفع کما رہے ہیں۔ بڑے بڑے کارخانہ دار کروڑوں کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ اس لئے اشیاء کی گرانی محسوس شاید ایک طبقہ پر نہ ہوتی ہو۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اوسط گھرانوں میں جو فراوانی اور فراخی کسی زمانہ میں ہوتی تھی آج وہ نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ غریب سے غریب آدمی بھی گائے یا بھینس رکھتا تھا۔ آج یہ رواج بڑے شہروں میں تو بالکل ختم ہو گیا ہے۔ اور دیہات میں بھی دیہاتی لوگ دودھ دینے والے مویشی پالتے ہیں جو دودھ اور گھی فروخت کر دیتے ہیں۔ بہت تھوڑے ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنی ضرورت کے لئے گائے بھینس رکھتے ہوں۔

الغرض ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ دنیا نے پیداوار بڑھانے کے بڑے مؤثر طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ انسان علم اقتصادیات میں بڑی ترقی کر گیا ہے۔ دنیا کی خوشحالی میں اضافہ ہونے کی بجائے کمی واقعہ ہوئی ہے۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں ہمیں ان سے غرض نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ انسان نے جو سائنس وغیرہ علوم میں ترقی کی ہے اس سے دنیا میں خوشحالی بڑھی ہے کیا؟ رزق میں آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ یا تنگی پیدا ہوئی ہے۔ اوپر کے جائزہ میں جو پہلے اور اب کا موازنہ کیا گیا ہے۔ اس سے کم از کم جو ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ انسان نے جو ترقیاں کی ہیں اس کا کوئی اور فائدہ ہوا ہو تو ہوا ہو۔ مگر خوشحالی میں ترقی معکوس کے سوا کچھ نہیں ہوا۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رزق ہم دیتے ہیں بالکل صحیح ہے۔ انسان خواہ کتنے ہاتھ پیر مارے اس کی حالت وہی ہے جو اس کتے کی ہے۔ جو لوہار کی دوکان پر ریتی کو چاٹتا ہے اور سمجھتا ہے کہ وہ ریتی کا خون چاٹ رہا ہے حالانکہ وہ اپنا ہی خون چاٹتا ہے۔ جس کا انجام آخر اس کی موت پر ہوتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا انسان کی یہ سائنسی ترقیاں بھی اس کو اپنی ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کو اپنی عقل کے سوا کسی بالائی راہنمائی کی ضرورت نہیں تو اس کو یقین کر لینا چاہیئے کہ وہ ریتی کو چاٹ رہا ہے۔ اور یہ اس کی دانشورانہ بیوقوفی ہے۔

البتہ اگر انسان خود رائی چھوڑ دے۔ اور یہ مان لے کہ جو ترقیاں ہو رہی ہیں وہ اللہ کے فضل سے ہیں۔ ایک ایسی طاقت ہے جو اس کائنات کی خالق ہے۔ جو انسان کی بھی راہنمائی کرتی ہے۔ تو وہ یؤمنون بالغیب اور یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون کے گروہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ قرآن کریم سے راہنمائی طلب کرتا ہے۔ جس نے اس کے لئے ہر موڑ پر چراغ راہ نما جلائے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو آج جو پریشانیاں ہیں وہ یکدم دور ہو جائیں گی۔ اور انسان حقیقی خوشحالی کے دَور میں داخل ہو جائے گا۔

ایسا کیوں ہوگا؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اقتصادیات کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ صحیح ہے۔ اگر انسان اس تعلیم کو اپنا لے تو تمام دلدر دور ہو جائیں گے۔ اسلام نے اس ضمن میں نہایت قیمتی انفرادی اور اجتماعی اصول دیئے ہیں۔ اسلام نے علم اقتصادیات کی بنیاد اس اصول پر رکھی ہے کہ دولت ایک جگہ جمع نہ ہونے پائے بلکہ خرچ ہوتی رہے۔ اسلام نے صرف نظریہ ہی نہیں پیش کیا بلکہ اس بنیادی اصول کی حفاظت کے لئے تفصیلی اصول بھی دیئے ہیں۔ وراثت کی تقسیم۔ جوا اور سود کی ممانعت۔ عیاشیانہ اخراجات پر قدغن۔ فی سبیل اللہ انفاق۔ وغیرہ ایسے اصول ہیں۔ جو علم الاقتصادیات میں صحیح راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی آزاد حکومتیں قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے مطابق اپنی اقتصادیات کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تو وہ دنیا کی خوشحالی میں راہنمائی کر سکتی ہیں۔

تاریخ وفات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

میرے ایک غیر از جماعت دوست نے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے کارناموں کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں یہ نظم لکھی ہے۔

(خاکسار چراغ الدین مربی سلسلہ پشاور)

افتخارِ احمدیت نازشِ اسلامیاں
صاحبِ علم و عمل، اسلام را ایک پاسباں

یعنی آں مرزا بشیر الدین محمودِ نکو
نائب و ابنِ غلام احمد مسیحائے زماں

ذوالفقارِ حیدری بُد بہرِ دجل وارتداد
بود آں سینہ سپر بہرِ دفاعِ کافراں

رخصت بربستہ زدنیا شد سوئے باغِ ارم
تیمی کرد افراد را بدیک متاعِ بیکراں

درجہاں سہ صد ۳۰۰ مساجد انجمن یک نیم صد ۱۵۰
حاصلِ سعی ازیں مردِ خدا شد بے گماں

در زباں دہ دو ۱۲ شد ترجمہ قرآنِ پاک
مشتہر پیغامِ حق از قیرواں تا قیرواں

ہشت از ماہِ نومبر صبحِ از دو شنبہ بود
گفت لبیکے بحق شد سوئے بستانِ جناں

حق پئے پسماندگاں ارزانی کند صبر و اجر
حشر آں باشد بجنگ افتخارِ مرسلاں

اے گروہ

تو اگر خواہی بیابی سالِ رحلت اے خبرگر
یک بشیر الدین۔ دوم محمود۔ سوم رفت خواں

بشیر الدین۔ محمود۔ رفت
۱۳۸۵ھ

سید جگر کاظمی خاقانی سرحد۔ پشاور

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر

اور

جماعت احمدیہ کی ذمّہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ برموقع جلسہ سالانہ ۶۸ء

(قسط ۳)

سینما بینی کا شوق

سینما بینی کا شوق بھی اب ہمارے ملک میں بہت ترقی پا گیا ہے اور نوجوانوں کو جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں اس کا سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے لاہور میں صرف ایک سینما ہوتا تھا۔ اب شاید ایک درجن سے کم نہ ہوں گے۔ یہی حال باقی شہروں کا ہے اور پھر باوجود اتنی کثرت کے وہ دیکھنے والوں سے بھرے رہتے ہیں۔ غرباء اپنا پیٹ کاٹ کر بھی سینما دیکھنے چلے جاتے ہیں بے پردگی کی رہی سہی کسر سینما نے پوری کر دی۔ اور جنسی بے راہ روی اور جرائم کی طرف میلان کی خوب پرورش کی۔ ٹیلیویژن بھی اسی کی ایک شکل ہے۔

ریڈیو پر گانے سننے کا مرض بھی بہت بڑھ رہا ہے۔ دیہاتی لوگ بھی ٹرانزسٹر (Transistor) ہاتھ میں لئے پھرتے ہیں اور گانے سن رہے ہوتے ہیں۔

مغربیت کی طرف میلان

گندا لٹریچر اور رسالے بھی اب ہمارے ملک میں بہت آ رہے ہیں۔ . . . .

. . . .

اور خوب شوق سے دیکھے جاتے ہیں۔

سگریٹ نوشی میں مغرب کی پوری تقلید کی جاتی ہے۔ سگریٹ کو فیشن کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے۔ عورتیں بھی سگریٹ نوشی کرتی ہیں۔ یہ خالص مغربی تہذیب ہے کہ عورتیں اور مرد مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ تاش کھیلا جا رہا ہے۔ شراب نوشی ہو رہی ہے سگریٹ منہ میں لئے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی بڑے بڑے ہوٹلوں میں اب یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ اگرچہ ابھی ابتدائی حالت ہے اور زیادہ تر بڑے طبقہ تک محدود۔

انگریزی لباس اور وضع قطع بھی اب بہت عام ہو رہے ہیں۔ یہ عزت اور وجاہت کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ جو انگریزی لباس نہ پہنے اور انگریزی وضع قطع نہ رکھے اسے عام طور پر نچلے طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ بڑی ملازمتوں والے سب انگریزی لباس میں ہی ملبوس نظر آتے ہیں اور ویسی وضع قطع رکھتے ہیں۔ الّا ما شاء اللہ۔ سول سروس میں تو اس کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ ہے مغرب کی تقلید کی افسوسناک ذہنیت جو ہم میں پیدا ہو چکی ہے۔ گویا ساری عزّت صرف اسی تقلید میں نظر آتی ہے۔

ہماری جماعت بھی ان خرابیوں سے متاثر ہونے سے نہیں رہ سکی۔ عورتوں کے برقعوں میں زینت کی طرف رجحان . . . .

. . . .

. . . .

. . . ایک حد تک زینت کی طرف میلان۔ یہ نقائص لڑکیوں میں پیدا ہونے شروع ہوئے ہیں اگرچہ ابھی بہت ابتدائی حالت ہے۔ لڑکوں میں انگریزی لباس اور وضع قطع خاصے آ گئے ہیں۔ کسی قدر سینما بینی بھی ہے۔ سگریٹ نوشی سے بھی پرہیز کم ہو رہی ہے۔ لغو چیزوں مثلاً تاش۔ گانے سننے وغیرہ سے بھی پورا اجتناب نہیں رہا۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی یہ خرابیاں بہت کم ہیں لیکن سارا ماحول ہی گندا ہونے کی وجہ سے سخت خطرہ ہے کہ ہم میں بھی یہ اسی طرح سرایت نہ کر جائیں جس طرح باقیوں میں ہیں۔ یہ بے حد فکر کی بات ہے۔

جماعت احمدیہ کی ذمّہ داریاں

اب میں مضمون کے اس حصہ کو لیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی اس بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں۔

دنیا کی موجودہ حالت دلوں میں مایوسی پیدا کرتی ہے کہ اس میں تبدیلی کس طرح پیدا ہو گی۔ مغربی اقوام کی طاقت اتنی بڑھ چکی ہے اور ان کی تہذیب اس قدر حاوی ہو چکی ہے کہ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اسلامی تہذیب غالب کس طرح آئے گی۔

اگر ہم یہ دیکھیں کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے کلام اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے اور آئندہ بھی جو ہو گا وہ انہی کے مطابق ہو گا تو یہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ ان پیشگوئیوں سے نظر آتا ہے کہ اس امت کے لئے تین دور مقدر تھے۔ پہلا روحانیت اور غلبہ کا دور۔ دوسرا سخت انحطاط کا دور۔ اور تیسرا دوبارہ روحانیت اور غلبہ کا دور جو آخر تک رہیگا چنانچہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خیر ھذہ الامّۃ اوّلھا

و اٰخرھا۔ اوّلھا فیھم

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

وسلم) و اٰخرھا فیھم

عیسٰے ابن مریم و بین

ذالک فیج اعوج

لیسوا منی ولست منھم

(بحوالہ آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۶ طبع اوّل)

یعنی اس امت کا اوّل اور آخر بہت اچھے زمانے ہوں گے۔ پہلے زمانہ میں ان میں اللہ کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اور آخر میں ان میں عیسٰے ابن مریم یعنی مسیح موعودؑ ہو گا۔ اور ان دونوں زمانوں کے درمیان ایک لشکر کج ہو گا (یعنی امت اس وقت دیکھنے میں ایک فوج یعنی بہت زیادہ ہو گی لیکن روحانیت کے رو سے مُردہ ہو گی) وہ مجھ سے نہیں ہوں گے اور میں ان سے نہیں ہوں (یعنی میرا ان کیساتھ کوئی تعلق نہ ہو گا)۔

اس درمیانی خرابی والے زمانہ کے متعلق ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لتتّبعنّ سنن الذین

من قبلکم شبرًا بشبرٍ

وذراعًا بذراعٍ حتّٰی

لو دخلوا فی جحرٍ لاتّبعتموھم

قلنا یا رسول اللہ الیھود

والنصارٰی قال فمن۔

(مسلم جلد ۲ کتاب العلم)

یعنی ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طور و طریق کی پیروی کرو گے قدم بقدم یہاں تک کہ اگر وہ کسی سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی اسی طرح کرو گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون۔

اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ درمیانی زمانہ میں مسلمانوں کی حالت یہودیوں اور عیسائیوں جیسی ہو جائے گی اور وہ انہی کے نقشِ قدم چلیں گے۔

ایک اور حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی اس حالت کی ابتداء چوتھی صدی سے ہو جائے گی۔ چنانچہ حضور اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

خیر القرون قرنی ثم الذین

یلونھم ثم الذین یلونھم

ثم یفشو الکذب۔

(ترمذی جلد ۲ ابواب الشہادۃ)

یعنی سب سے بہتر صدی میری ہے۔ پھر اس سے اتر کر دوسری صدی۔ اور پھر تیسری۔ اسکے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں کہ اسلام گرتے گرتے ایسی حالت تک پہنچ جائے گا اور اس کے دشمن اتنی قوت حاصل کریں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام نبیوں نے لوگوں کو اس فتنہ سے ڈرایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۱۹۵ طبع مصری)

قرآنِ کریم میں اس فتنہ کا ذکر

قرآنِ کریم میں اس فتنہ کا ذکر سورۃ انبیاء کی اس آیت میں ہے

حتّٰی اذا فتحت یاجوج وماجوج

وھم من کل حدبٍ ینسلون

(انبیاء آیت ۹۶)

یعنی جب یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا یعنی ان کے سامنے سے روکیں دور ہو جائینگی اور وہ ہر بلندی پر سے دوڑیں گے یعنی ہر ایک قوم سے ہر ایک بات میں جو شرف اور بلندی کی طرف منسوب ہو سکتی ہے سبقت لے جائیں گے۔ اور ان کو ایسا غلبہ مل جائے گا کہ کوئی ان کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اجیج النار کے معنے آگ کے شعلے کے ہیں۔ یاجوج ماجوج اسی سے ہے۔ یہ ان قوموں کا نام ہے جو شمالی ایشیاء اور مشرقی یورپ کے علاقوں میں رہتی تھیں۔ یہ ایشیا کی زرخیزی کی وجہ سے اس پر حملے کرتی تھیں۔ ذوالقرنین نے (جس سے مراد مید اور فارس کا بادشاہ خورس یا سائرس ہے جو بہت نیک اور بزرگ تھا اور قریباً ۵۰۰ سال قبل مسیح ہوا ہے) ان کے روکنے کے لئے دیوار بنائی۔

لیکن آہستہ آہستہ ان کے راستے سے روکیں دُور ہوگئیں اور وہ ساری دنیا میں پھیل گئے یہ قومیں بلحاظ اپنے رنگ کے آگ سے مشابہ ہیں اور آگ سے ہی کام لینے والی ہیں۔ اس آیت میں انہی کی ترقی کا ذکر ہے۔ یہ مغربی اقوام ہیں۔ سیاسی فتنہ کے لحاظ سے ان کا نام یاجوج ماجوج بتایا گیا ہے اور مذہبی فتنہ کے لحاظ سے دجال۔

ان کے بالآخر ایک دوسرے کے ساتھ اُلجھ کر جنگ کرنے اور ہلاک ہونے کا ذکر سورۂ کہف میں آتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج
فی بعضٍ ونفخ فی الصور
فجمعنٰھم جمعًا ٥ وعرضنا
جھنم یومئذٍ للکٰفرین
عرضا ٥ الذین کانت اعینھم
فی غطآءٍ عن ذکری وکانوا
لایستطیعون سمعًا ٥

(سورہ کہف آیت ۹۹-۱۰۰)

یعنی جب اس وعدہ کے پورا ہونے کا وقت آئے گا اس وقت ہم انہیں ایک دوسرے کے خلاف جوش سے حملہ آور ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور بگل بجایا جائے گا۔ تب ہم ان سب کی مٹھ بھیڑ کر دیں گے اور ان کافروں کے سامنے جہنم لے آئیں گے جن کی آنکھیں ہمارے ذکر سے پردہ میں تھیں اور وہ (نیک باتوں کے) سُننے کی طاقت بھی نہ رکھتے تھے۔

انہی کے متعلق دو چار آیتیں آگے جاکر آتا ہے:۔

الذین ضل سعیھم
فی الحیٰوۃ الدنیا وھم
یحسبون انھم یحسنون
صنعًا۔ (آیت ۱۰۴)

یعنی وہ ایسے ہوں گے کہ ان کی ساری کوششیں دنیا تک محدود ہوں گی اور وہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من قرأ الاداخر من سورۃ الکھف عصم من فتنۃ الدجال (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۴۴۶) یعنی جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھیں (یعنی مذکورہ بالا آیتیں) وہ دجالی فتنہ سے بچایا گیا۔ دوسری حدیث میں سورۂ کہف کی پہلی دس آیتوں کا بھی ذکر ہے کہ ان کے حفظ کرنے سے دجالی فتنہ سے بچاؤ ہوتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۴۴۹) سورہ کہف کی پہلی اور آخری آیتوں میں عیسائیوں کا ذکر ہے یہی فتنہ دجال ہے جس کا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا۔

اس درمیانی زمانہ کو جس میں اسلام کا انحطاط ہوگا۔ ... جس کے آخر میں دجال یاجوج ماجوج ظاہر ہوگا یعنی مغربی اقوام کا غلبہ ہوگا۔ قرآن کریم ایک ہزار سال کا بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یدبّر الامر من السماء الی الارض
ثم یعرج الیہ فی یوم کان
مقدارہ الف سنۃٍ مما تعدّون

(سجدہ آیت ۵)

یعنی اللہ تعالیٰ اس امر کو یعنی اسلام کو آسمان سے زمین پر لائے گا (اور مضبوطی سے قائم کریگا) پھر ایک مدت کے بعد وہ آسمان کی طرف ہی چڑھ جائے گا اتنے لمبے عرصہ میں جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال ہوگی۔

مسیح موعودؑ کے آنیکی خبر

ان پیشگوئیوں کے ساتھ ہی جس میں علماءؑ کے متعلق بھی فرمایا علماء ھم شر من تحت ادیم السماء (مشکوٰۃ کتاب العلم وبیہقی) یعنی ان کے علماء بھی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم الشان فساد کے زمانہ میں مسیح موعودؑ کے آنے کی خبر دی جو بہت سی حدیثوں میں ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کام کسرِ صلیب اور قتل خنزیر ہوگا۔ صلیب سے مُراد عیسائیت ہے اور خنزیر سے مُراد خنزیر صفت انسان۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے:۔

والذی نفسی بیدہ لیوشکنّ
ان ینزل فیکم ابن مریم
حکمًا عدلًا فیکسر الصلیب
ویقتل الخنزیر۔

(بخاری کتاب بدء الخلق)

یعنی اسی کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے (یعنی ایسا ضرور ہوگا) کہ تم میں ابن مریمؑ نازل ہوگا جو حکم و عدل ہوگا (یعنی اسکے فیصلے مسلمانوں پر حجت ہونگے) اور وہ صلیب کو توڑے گا اور سؤر کو ماریگا یعنی عیسائیت کو شکست دے گا اور بدی کو مٹائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف تھلک امّۃ انا فی اوّلھا والمسیح ابن مریم فی اٰخرھا یعنی میری امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے جسکے اوّل میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریمؑ ہے۔

ایک حدیث کا ذکر پہلے آچکا ہے کہ اس امّت کا اوّل اور آخر بہت اچھا ہوگا کیونکہ پہلے میں ہوں اور آخر میں عیسےٰ ابن مریمؑ ہوگا اور درمیان کا زمانہ خراب ہوگا۔

قرآن کریم نے بھی یہی ذکر فرمایا ہے کہ اسلام کا آخری غلبہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ
علی الدّین کلّہٖ ولو
کرہ المشرکون۔

(سورۂ صف رکوع ۱
و سورۂ توبہ آیت ۳۳)

یعنی اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اسے سخت ناپسند کریں۔

ایک تیسری جگہ بھی یہی آیت ہے لیکن اس میں ولو کرہ المشرکون کی بجائے وکفیٰ باللہ شھیدا ہے (سورہ فتح آیت ۲۸) یعنی اللہ اس بات کے لئے کافی گواہ ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ بالآخر ضرور ہوگا۔

ان آیتوں کے متعلق مفسرین اور ائمہ سلف بیان کرتے ہیں کہ ان میں جس غلبہ کا ذکر ہے اسکی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہوگی۔ چنانچہ تفسیر ابن جریر میں ہے:۔

"دینِ اسلام کا غلبہ باقی تمام
ادیان پر عیسےٰؑ ابن مریم کے
نزول کے وقت ہوگا"

(تفسیر ابن جریر پارہ ۲۸ ترجمہ از عربی عبارت)

تفسیر قادری جلد ۲ صفحہ ۵۳۶ پر ہے "تاکہ غالب کردے اس دین کو علی الدّین کلّہٖ سب دین اور ملت پر حضرت عیسٰیؑ کے اُترنے کے وقت"۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ظاہر است کہ ابتدائے ظہورِ دین در زمانِ پیغمبرؐ بوقوع آمدہ و اتمام آں از دست حضرت مہدی واقع خواید گردید"۔ (منصب امامت صفحہ ۵۶)

یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ دین کے غلبہ کا ابتدا حضرت نبی کریم صلے اللہ کے وقت میں شروع ہُوا اور اسکی تکمیل حضرت مہدیؑ کے ہاتھ سے ہوگی۔

شیعہ صاحبان کی مستند کتابیں بھی یہی بتاتی ہیں: "انما نزلت فی القائم من آل محمدٍ (صلے اللہ علیہ وسلم) وھو الامام الذی یظھرہ اللہ علی الدّین کلّہ" (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۔ و تفسیر صافی بحوالہ امام قمی)

یعنی یہ آیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے امام قائمؑ یعنی مہدی کے متعلق ہے اور وہی امام ہوگا جو اسلام کو باقی سب دینوں پر غالب کرے گا۔

گویا ایک طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ دنیا میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا ہوگا۔ قرآن کریم اسکی تصدیق کرتا ہے۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ اس فتنہ کا قلع قمع کرنے اور دینِ اسلام کو باقی سب پر غالب کرنے کے لئے مسیح موعودؑ آئے گا اور اس کا نام پہلے مسیح سے مشابہت کے لحاظ سے اور امّتِ محمدیہ کی حالت کے لحاظ سے جو یہود سے مشابہ ہوچکی ہوگی عیسٰے ابن مریمؑ رکھتے ہیں اور قرآن کریم بھی یہی بتاتا ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے ہوگا کیونکہ وہی وقت اسلام پر سب سے زیادہ اعتراضات کا ہوگا اور اسی وقت ان کے جوابوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ وہی وقت عیسائیت کے غلبہ کا ہوگا اور اسی وقت اس کی طاقت کو توڑنے کی ضرورت ہوگی وہی وقت بدی کی انتہاء کا ہوگا اور اسی وقت بدی کو مٹانے کا سامان درکار ہوگا۔

اسی مضمون کی تکمیل کے لئے قرآن کریم ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اس آخری زمانہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی جوش مار کر ایک گروہ کو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کردے گی اور وہ بدی کے مقابلہ کے لئے کام بھی وہی کریں گے جو صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

ھو الّذی بعث فی الامّیّین
رسولًا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ
ویزکّیھم ویعلّمھم الکتاب
والحکمۃ وان کانوا من قبل
لفی ضلالٍ مبینٍ ٥ واٰخرین
منھم لمّا یلحقوا بھم وھو
العزیز الحکیم۔ (سورہ جمعہ)

یعنی وہ خدا وہی ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسولؐ بھیجا جو ان پر اللہ تعالےٰ کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت یعنی دانائی سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ایسا ہی وہ ایک اور گروہ کی بھی تربیت کرے گا جو ابھی ان سے ملے نہیں بلکہ بہت بعد میں آنیوالے ہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے غلبہ اسکے اور اسکے رسولؐ کے سوا اور کسی کا نہیں رہ سکتا اگرچہ وہ حکمت کے ساتھ ہی لایا جائے۔ وہ اس غلبے اور حکمت کے اظہار کے لئے ہی ایسا کرے گا کہ آخری زمانہ میں بھی اپنی پسندیدہ جماعت پیدا کرے۔

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجل من فارس او رجال من فارس یعنی آخری زمانہ میں اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اسکو ایک فارسی النسل شخص وہاں سے اتار لائے گا۔ یا اس قسم کے اشخاص ایک سے زیادہ ہوں گے اور وہ از سرِ نو انسانوں کو راستی پر قائم کر دیں گے۔ گویا وہ ایک جماعت ہوگی جو ایمان کی وجہ سے صحابہؓ کے قدم پر ہوگی۔

ایک دوسری حدیث میں اسی شخص کو مہدی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اس کا ظہور آخری زمانہ میں بلاد مشرقیہ سے قرار دیا ہے اور دجال کا ظہور بھی آخری زمانہ میں بلاد مشرقیہ سے ہی قرار دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کا مقابلہ کرنے کے لئے وہی مہدی ہوگا اور بخاری کی حدیث لا مھدی الّا عیسےٰ ابن مریم اسی کو مسیح موعودؑ قرار دیتی ہے۔

(باقی)

ماہ رمضان کی برکات اور سلسلہ الٰہیہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر۔ گوجرہ ۔ ضلع لائلپور

رمضان مبارک یہ قمری مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جو بارہ ماہ کا چکر تقریباً ۳۶ سال میں پورا کرتا ہے۔ کبھی وہ بہاریں اپنی بہار دکھاتا ہے کبھی گرمیوں میں مومنوں کے قلوب کو محبت الٰہی سے گرماتا ہے۔ اور کبھی برسات و سرما میں اپنی روحانی برکات اور فیوض کی بارش برساتا ہے۔ اور اس طرح ایک مومن ہر موسم کے مناسب حال سہولتوں اور آسائشوں اور آراموں پر محبت الٰہی کو مقدم کر کے محض رضائے الٰہی کیلئے ہر قسم کی مشقت برداشت کر کے بالفعل اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ دنیا یہ گردش زمانہ میرے تعلق باللہ میں ہرگز حائل نہیں ہو سکتا رمضان مبارک کے بابرکت مہینہ کا سال کے تمام موسموں اور مہینوں میں چکر لگانا یہ بھی بتاتا ہے کہ برکات سماویہ اور انعامات الٰہیہ کا کسی خاص ماہ و سال اور موسم و مکان سے تعلق نہیں۔ بلکہ جب اور جہاں کوئی اپنی خواہشات اور ارادوں کو ارادۂ الٰہی اور اسکے منشاء و رضاء کیلئے قربان کر دے گا۔ گویا فنا فی اللہ فنا فی الرسولؐ کا مقام حاصل کرے گا۔ تو ماہ رمضان کی برکات کا مورد بن جائے گا۔ چنانچہ امت محمدیہ میں ان گنت اولیاء و صلحاء گزر چکے ہیں کہ جب انہوں نے رمضان مبارک کے تقاضوں کو پورا کیا۔ یعنی ان کا ہر قول اور ہر فعل خدا اور اسکے رسول کی رضا کے مطابق ہوا۔ تو وہ انوار سماویہ کے مہبط بن گئے۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مکالمہ و مخاطبہ کیا اور اس طرح وہ خدا نما وجود بن گئے۔ اور یہی امتیازی شان رمضان کی ہے۔ کہ اس میں قرآن کریم جیسا نور نازل ہوا اور باطل بھاگ گیا۔ تمام اسلامی عبادات اپنے اندر عجیب عجیب حکمتیں اور فلسفے رکھتی ہیں اور ہمیں ہمارے فرائض و ذمہ داریاں یاد دلاتی ہیں۔ لیکن رمضان ان تمام کا جامع ہے یہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ذمہ داریوں اور ان کی ضرورت کا احساس بھی پیدا کرتا ہے۔ اس ماہ میں عبادات الٰہیہ۔ ذکر و اذکار۔ تراویح و تہجد۔ درس و تدریس، قرآن خوانی کے ساتھ ساتھ صدقات و خیرات کی بھی توفیق ملتی ہے۔

رمضان ہمارے لئے ایک رسی ہر سال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ہمیں مامور و مرسلین کے زمانہ کی یاد دلاتا ہے۔ تمام مامورین و مرسلین کی غرض بعثت یہی ہوتی ہے کہ لوگ متقی و پرہیزگار بن جائیں۔ اسلئے ہر مصلح و مرسل نے آکر یہی اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کرو اور میرے نقش قدم پر چلو۔ اور یہی غرض اللہ تعالیٰ نے روزوں کی قرار دی ہے۔ کہ تم پر پہلے لوگوں کی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں لعلکم تتقون " کہ تم متقی بن جاؤ۔ چنانچہ مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ کے قیام کی غرض بھی یہی بتائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

۱۔ "یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنے کیلئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کیلئے برکت و عظمت و نتائج خیزی کا موجب ہو" (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۴۴)

نیز فرماتے ہیں

۲۔ "جو تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ ہے خواہ اس نے ہماری دعوت سنی ہو یا نہ سنی ہو۔ کیونکہ یہی غرض ہے ہماری بعثت کی" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۶۲)

تقویٰ کیا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند رہے"

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۲)

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کیلئے رہ عشرت کو چھوڑ دو

پس تمام مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً جنہوں نے ازسرنو تجدید عہد کیا ہے اس غرض کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے ذریعہ گویا ہم ہر سال ایک بار زمانۂ نبوی کا قرب پاکر کمزوریوں کی اصلاح کا اقرار کرتے ہیں۔

رمضان کی ایک برکت یہ بتائی گئی ہے کہ ان دنوں شیطان جکڑ دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازے بند اور جنت کے کھول دیئے جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت مومن نیکی اور اطاعت و فرمانبرداری کی دیواروں سے تمام شیطانی دروازوں کو بند کر دیتا ہے اور اس طرح شیطان بے بس ہو جاتا ہے۔ اور یہی انبیاء کی بعثت کی غرض ہوتی ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کریں جو شیطان کو شکست دے۔ چنانچہ یہی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کی قرار دی ہے۔ فرماتے :۔

"یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لیکر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کیلئے شکست دینے کیلئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ مبارک وہ جو اسکو شناخت کرے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵)

پس رمضان مبارک کی اغراض و مقاصد کو دنیا میں جاری و ساری کرنا سلسلہ احمدیہ کا کام ہے۔ سے

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو

رمضان مبارک کی ایک برکت قبولیت دعا ہے۔ رمضان میں خصوصاً قبولیت دعا کی کیا وجہ ہے؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ گزارشات و معروضات اس کی سنی جاتی ہیں۔ جو مقرب ہو اور مقرب بننے کیلئے مناسبت ضروری ہے۔ رمضان میں انسان خدا تعالیٰ سے ایک خاص مناسبت اختیار کرتا ہے۔ جو دوسرے وقتوں یا دوسری عبادتوں میں نہیں ہوتی۔ اس لئے جس قدر کوئی صفاتی باطنی اور ظاہری لحاظ سے ایک مناسبت پیدا کرتا ہے اسی قدر اسکی معروضات اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا جاتا ہے۔ رمضان میں انسان ایک خاص وقت کیلئے کھانا پینا اور تعلقات ازدواجی کو چھوڑ کر نیستی کو کسی قدر ترک کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک قلیل اور ناقص سی مناسبت و مشابہت اختیار کرتا ہے اسی مناسبت کی وجہ سے اسکی دعائیں قبول ہوتی ہیں قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں اور قربانیوں کو قبول کرتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین اور رمضان کے نتیجہ میں انسان مقام تقوےٰ پر گامزن ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام تقویٰ کے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ اور ان کی جماعتیں بھی دوسروں کے مقابل پر اعلیٰ مقام تقویٰ کی حامل ہوتی ہیں اس لئے ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور یہ ان کا ایک امتیازی نشان ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ دوسروں کو مقابلہ میں دعا کی دعوت دیتے ہیں اسی لئے قرآن کریم میں کثرت سے ان کی دعاؤں کا ذکر ہے اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بکثرت دعائیں کی ہیں۔ غیروں کو قبولیت دعا کے مقابلہ پر بلایا ہے اور اپنی جماعت کو بھی دعا کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :۔

" جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں" " دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے"

" جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں"

(کشتی نوح)

ماہ رمضان اپنی برکات و فیوض کے لحاظ سے باقی گیارہ مہینوں پر ایک فوقیت رکھتا ہے۔ اسی طرح مامور کی جماعت بھی اپنی برکات و فیوض اور نافع الناس ہونے کی وجہ سے باقی اقوام و فرقوں پر ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ انوار سماویہ۔ علوم و معارف کے خزائن کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔ اور بنی نوع انسان اُن کی روحانی و جسمانی راہنمائی سے متمتع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایسے کامل لوگوں کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔ " رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ متع اللہ المسلمین ببرکاتہم۔ یعنی وہ ایسے لوگ ہیں کہ انکو تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی اور ذکر اللہ سے نہیں روک سکتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے مسلمانوں کو متمتع کرے گا۔

(تذکرہ پرانا ایڈیشن صفحہ ۹۴)

رمضان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس ماہ میں قرآن کریم کا نزول ہوا ہے۔ جو ایسے علوم اور دلائل پر مشتمل ہے۔ جس کی نظیر پیش کرنے کے لئے تمام باطل پرستوں کو چیلنج کیا گیا ہے۔ لیکن وہ اس کی نظیر پیش کرنے پر تا قیامت قادر نہ ہو سکیں گے۔ اسی طرح ایک مامور کا سلسلہ اپنے عقائد و اصول اور دلائل و براہین کے لحاظ سے محکم بنیادوں پر کھڑا ہوتا ہے۔ کہ کوئی اپنے خود ساختہ دلائل کے ذریعہ ان کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے"۔ (تذکرہ صفحہ ۵۹۶) اللھم اجعلنا منھم۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس سلسلہ کے بچہ بچہ کو اس مقام تقوےٰ پر قائم ہونے کی توفیق بخشے جو ان کو غیروں سے ممتاز کرنے والا ہے۔

فہرست معتکفین مسجد مبارک ربوہ

اس دفعہ مندرجہ ذیل احباب کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونے کی منظوری دی گئی ہے۔ اعتکاف ۲۰ رمضان المبارک کی نماز فجر کے بعد سے شروع ہوتا ہے (ناظر اصلاح و ارشاد)

نمبر	نام
۱	غلام مصطفیٰ صاحب اختر گوندل حال ربوہ
۲	چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر گوجرانوالہ
۳	شیخ عبدالکریم صاحب "
۴	غلام دین صاحب چنیوٹ
۵	محمود احمد صاحب تمر وکیل لائل پور
۶	ملک علی حیدر صاحب دوالمیال
۷	مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل ربوہ
۸	مولوی نور الحق صاحب انور "
۹	محمد حنیف صاحب چک ۳۵۴ ج ب لائلپور
۱۰	خواجہ منظور احمد و مشتاق احمد صاحبان غلہ منڈی سرگودھا
۱۱	عبدالشکور اسلم صاحب کراچی حال احمد نگر
۱۲	محمد عیسیٰ صاحب زیروی راجہ جنگ
۱۳	منصور احمد صاحب فیروز والہ
۱۴	محمد طفیل صاحب چک ۱۲۸ / ۹-ایل منٹگمری
۱۵	محمد رشید احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر جگر
۱۶	مولوی سعید احمد صاحب انصاری۔ ربوہ
۱۷	حکیم عبدالعزیز صاحب گوہر آزاد
۱۸	مولوی نواب دین صاحب بلڈر کے
۱۹	مولانا ابوالعطاء صاحب ربوہ
۲۰	چوہدری محمد حسین صاحب لتیہ حال احمد نگر
۲۱	مہر اللہ صاحب صحابی ربوہ
۲۲	حاجی عبدالکریم صاحب کراچی دار الضیافت
۲۳	حکیم سید عبدالہادی ربوہ
۲۴	عنایت اللہ صاحب مراقب ربوہ
۲۵	بابو اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ
۲۶	منیر الدین احمد صاحب ربوہ
۲۷	صوبیدار صلاح الدین صاحب لاہور چھاؤنی
۲۸	چوہدری سردار محمد صاحب کا ٹھیانوالہ
۲۹	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ
۳۰	مخدوم محمد ایوب صاحب ملتانی
۳۱	غلام احمد صاحب وحدت کالونی لاہور
۳۲	ولی محمد صاحب بستی سہرانی
۳۳	چوہدری الیاس الدین صاحب ہیلو لپور
۳۴	عبدالرحمٰن صاحب نظارت تعلیم ربوہ
۳۵	مرزا امیر بیگ صاحب سیدوالہ
۳۶	سید محمد صاحب کھو کھر سیدوالہ
۳۷	الحاج محمد یعقوب صاحب آف کوئٹہ
۳۸	بو اے مخدوم صاحب گوجرانوالہ
۳۹	حافظ محمد اشرف صاحب چک راجہ بھیرہ
۴۰	قریشی مبارک احمد صاحب جامعہ ربوہ
۴۱	صوفی حبیب اللہ صاحب ربوہ دارالیمن
۴۲	محمد حسین صاحب ٹھیکیدار "
۴۳	صوفی خدا بخش صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ
۴۴	سید محمد محسن صاحب "
۴۵	چوہدری عبدالحمید خاں صاحب لکھا منٹگمری چک ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے
۴۶	الحاج ابراہیم خلیل صاحب ربوہ
۴۷	نصر اللہ خان صاحب ناصر ربوہ
۴۸	حکیم فیروز الدین صاحب گلارچی سندھ
۴۹	سید محمد ہاشم صاحب بخاری جہلم
۵۰	حکیم احمد دین صاحب سیدوالہ
۵۱	مولوی فضل الدین صاحب بنگو کالا پور
۵۲	میاں عبدالرحیم صاحب بہاولپور
۵۳	مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ
۵۴	عطاء الکریم صاحب شاہد درجہ سادسہ ربوہ
۵۵	چوہدری شجاعت علی صاحب ربوہ
۵۶	رانا منظور احمد صاحب لائل پور
۵۷	بابو محمد یعقوب صاحب مہتہ سوجا
۵۸	امام الدین صاحب تکیمن حال ربوہ
۵۹	بابو محمد بخش صاحب پنشنر ربوہ
۶۰	چوہدری غلام رسول صاحب ربیوکے
۶۱	چوہدری محمد اشرف صاحب ڈاور بلڈنگ لاہور
۶۲	عبدالرب صاحب غیرت ربوہ
۶۳	بشیر اختر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۶۴	عزیز محمد اطہر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۶۵	مستری نور محمد صاحب دارالنصر
۶۶	حفیظ احمد صاحب وہاڑی
۶۷	بشارت احمد صاحب "

احباب جماعت سے اپیل

جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ تربیت اولاد بھی ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے احباب کی سہولت کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک نئی باتصویر کتابچہ "طفل امروز قائد فردا" شائع کی ہے جس میں کئی مفید چیزوں کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا "پہلا فرمان" بھی شامل ہے۔ دوست اس کتاب کو ضرور حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے مالی جہاد کی فہرست السّابقون الاوّلون (قسط ۳)

تحریک جدید کے سال ۳۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین

نمبر	نام		رقم
(۲۱)	عبدالکریم عباسی صاحب	کراچی	۱۳ — ۰۰
(۲۲)	محمد عیسیٰ خاں صاحب	"	۱۵ — ۰۰
(۲۳)	حمید احمد صاحب بدیچیا	"	۱۵ — ۰۰
(۲۴)	مجید احمد صاحب طاہر معہ اہلیہ صاحبہ	"	۲۲ — ۰۰
(۲۵)	محمد صدیق صاحب	"	۲۶ — ۰۰
(۲۶)	شیخ بہادر علی صاحب	"	۱۲ — ۰۰
(۲۷)	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	"	۱۲۱ — ۰۰
(۲۸)	سید محمد سعید شاہ صاحب	"	۱۳ — ۵۰
(۲۹)	ملک مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال و بزرگان		۶۰۵ — ۰۰
(۳۰)	شیخ رفیع الدین احمد صاحب معہ اہل و عیال بیارہ ڈی ایچ ۸۸		۱۲۵ —

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہلیہ غلام محمد صاحب مسلم وقف جدید کا بیٹی کی ٹانگ گرم پانی کے گرنے سے جل گئی ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین

(محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا رحمت اللہ چند دن تک واپس انگلینڈ جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (میاں غلام محمد شیخ پور۔ ضلع گجرات)

۳۔ مکرم گیانی رانا محمد الدین صاحب گوجرانوالہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین (رانا محمد خورشید اختر گوجرانوالہ)

۴۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے دماغی دوروں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت میری صحت کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔ (علیم الدین تمر چک ۳۰ / ۱۱-ایل ڈاک خانہ خاص براستہ چیچہ وطنی تحصیل و ضلع منٹگمری)

۵۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (خورشید الحق عباسی)

۶۔ خاکسار کا لڑکا عزیزم مبارک احمد بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد دار الشفاء خانیوال)

۷۔ میری والدہ صاحبہ کو اکثر ضعف قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (ناصرہ پروین۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے کا جو مضمون "وقف زندگی کا صحیح مفہوم اور اس کی اہمیت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اسکے شروع میں بصورت چوکٹہ جو الفاظ دئے گئے ہیں۔ وہ غلطی سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر دئے گئے ہیں۔ دراصل یہ الفاظ [illegible] احباب تصحیح فرمالیں۔

[illegible]

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے۔ ہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اسکے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جائے باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ رقم بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جائے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال نہم ۱۹۶۶ء

وقف جدید کے سال نہم کے آغاز پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور کے وعدہ کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب جماعت نے بھی اپنے وعدے پچھلے سال سے اضافہ کے ساتھ ارسال فرمائے ہیں۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات نمایاں اضافوں کے ساتھ جلد از جلد ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وقف جدید کے سال نہم کے وعدہ جات لکھوانے وقت احباب کو یہ امر مد نظر رکھنا چاہیئے کہ وقف جدید کی تحریک ہمارے محبوب امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آسمانی تحریک ہے جو حضور نے غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے اپنی زندگی کے آخری ایام میں جاری فرمائی۔ اس امر کے پیش نظر احباب جماعت سے گزارش ہے کہ پورے جوش و خروش اور مخلصانہ جد و جہد کے ساتھ اس تحریک کو ایک کامیاب تحریک بنانے کی کوشش فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت احباب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ (نقد)	۱۰۵ روپے
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ	۱۰۰
" والدہ صاحبہ ام طاہرؓ	۳۸
از خود و اہلیہ صاحبہ آصفہ بیگم صاحبہ	۴۹
دختر شوکت جہاں صاحبہ	۱۰
" فائزہ بیگم صاحبہ	۹
میر داؤد احمد صاحب	۱۰ نقد
پیر معین الدین صاحب	۴۰ "
بیگم صاحبہ	۲۰ "
دختر امۃ الصبور صاحبہ	۱۰ "
" امۃ الشکور صاحبہ	۱۰ "
" امۃ الغفور صاحبہ	۱۰ "
" امۃ النور صاحبہ	۱۰ "
پیر محی الدین صاحب	۱۰ "
والد مرحوم پیر اکبر علی صاحب فیروزپوری	۱۰ "
والدہ مرحومہ	۱۰ "
برادر خورد محی الدین صاحب	۱۰ "
غلام مصطفیٰ صاحب کونڈی	۵۲
گلزار احمد صاحب مزنگ لاہور	۳۵
نقد	۱۰ "
مرزا برکت علی صاحب دارالرحمت شرقی	۱۴ "
جماعت احمدیہ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ	۵۴-۸۷
انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات	۱۹۲
بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید گوجرخان	۴۰
صوفی عزیز احمد صاحب لندن	۲۰
بیگم صاحبہ	۲۰
منصور احمد و نذیر احمد پسران	۴۰
چک ۶۲ گ ب ضلع لائلپور	۷۲
رشید احمد صاحب زیروی دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۱
۳/۵۸ ٹکڑا ۱ - لائلپور	۵۵-۵۲

۵۶۵ گ ب - لائلپور	۲۵۹
ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۱۰
مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی ربوہ	۱۳-۱۳
کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ	۲۴
صوفی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر غشیر	۶۰ نقد
ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی	۶-۲۵ "
والدین "	۶-۸۵ "
اہلیہ مرحومہ "	۶-۸۵ "
والدین اہلیہ مرحومہ "	۶-۸۵
قاضی منیر احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۶-۲۵
اللہ دتہ صاحب کارکن اخبار الفضل	۶
منور احمد صاحب انور کاٹھ گڑھی	۶-۲۵
محترم الحاج محمد فاضل صاحب دارالرحمت غربی	۱۱-۷۵ نقد
والدہ حق پیر صاحب گجرات ملک پور	۵ "
اہلیہ محترمہ الحاج محمد فاضل صاحب دارالرحمت غربی (زینب بی بی صاحبہ صحابیہ)	۱۲ "
والد صاحب " مولوی احمد دین صاحب صحابی	۶-۷۵ "
والدہ صاحبہ "	۶-۷۵ "
والدہ صاحبہ اہلیہ	۷-۷۵ "
خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ایبٹ آباد	۱۲ "
اہلیہ صاحبہ "	۱۲ "
صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی ربوہ (انسپکٹر وقف جدید) (۶ عدد وعدہ جات)	۴۰
چوہدری عبدالحلیم خان صاحب انسپکٹر وقف جدید	۱۰
سید محمد محسن شاہ صاحب "	۱۳
نائب صدر بیدار عبدالحق صاحب محرر مال "	۷
چوہدری محمد اسماعیل صاحب زاہد	۶
محمد عبداللہ صاحب دفتری مع اہل و عیال	۶-۲۵
حکیم ضیاء الرحمٰن صاحب	۶
چوہدری لطف الرحمٰن صاحب خالد	۶-۱۳
نائب صدر بیدار شرافت احمد صاحب	۶-۲۵
صوفی عبدالغفور صاحب	۶
احمد الدین صاحب احمدی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مع اہل و عیال	۶-۶۲
والدین مرحومین	۶-۶۲
محترمہ اہلیہ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب دارالصدر شرقی - ربوہ	۶-۸۰ نقد
مولوی بدرالدین صاحب معلم وقف جدید چک ۹۴ ج ب - ضلع لائلپور	۶-۵۰ "
جماعت احمدیہ انور آباد و لارڈ کھانہ	۳۲۹ "
لجنہ "	۱۰۳
چوہدری شجاعت علی صاحب دارالصدر شرقی	۶-۴۶ نقد
اہلیہ صاحبہ	۶-۴۶ "

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مسئلۂ کشمیر حل کئے بغیر پائیدار امن قائم نہیں ہو سکتا: ظفر اللہ

سلامتی کونسل کو تاشقند کانفرنس کے نتائج کی روشنی میں اپنا رویہ بدلنا پڑے گا

لاہور —— عدالت انصاف کے جج سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں کشمیر کے مسئلہ کو حل کئے بغیر مستقل طور پر امن قائم نہیں ہو سکتا اور اس مسئلہ کا واحد حل یہی ہے کہ کشمیر میں آزاد استصواب کرایا جائے اور کشمیریوں کو خود اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے یہ بات یہاں ایک مجلس مذاکرہ میں کہی۔ آپ نے کہا کہ گزشتہ اٹھارہ سال سے کشمیر کا مسئلہ معرض التواء میں پڑا ہوا ہے۔ جب تک اسے حل نہیں کیا جاتا برصغیر پاک و ہند میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں سلامتی کونسل نے بہت سی قراردادیں پاس کیں۔ بھارت نے اس ضمن میں بہت سے وعدے کئے اور بڑی طاقتوں نے بھی متعدد مرتبہ یقین دہانیاں کرائیں لیکن بھارت کی ہٹ دھرمی نے ان تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے کہا کہ بھارت کے سابق وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کشمیری استصواب کے متعدد وعدے کئے تھے لیکن بھارت کے موجودہ حکمرانوں نے ان تمام وعدوں کو بھی پس پشت ڈال دیا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے کہا کہ سلامتی کونسل کو تاشقند کانفرنس کے نتائج کی روشنی میں اپنا رویہ بدلنا پڑے گا۔

(نوائے وقت لاہور ۷ر جنوری ۱۹۶۶ء)

ولادت

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد جلیس احمد تجویز کیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و برکت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(اگیانی عباد اللہ)

پتے اور گردے میں

درد ہو یا پتھری "کالک کیور" (COLIC-CURE) اکسیر ہے درد تو بفضلہ تعالیٰ جلد بند ہو جاتا ہے البتہ پتھری آہستہ آہستہ تحلیل ہو کر نکلتی ہے جناب سید میر اللہ شاہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی شہادت ملاحظہ ہو:-

"ایکس رے سے معلوم ہوا کہ مریضہ کے پتے میں پتھری ہے عزیزہ بے حد دکھ اور تکلیف میں مبتلا تھی درد کے وقت نیم پاگل سی ہو جاتی تھی آپ نے دوائی دی اور فرمایا کہ پندرہ دن کے بعد پھر ایکسرے لیا جاوے اب درد بند ہے۔ ایکسرے ایک تو صاف تھا دوسرا زیادہ بھی صاف تھا۔ تیسرا ابھی صاف۔ خدا کا شکر ہے"

قیمت فی کورس دس روپے خرچ ڈاک سوا روپیہ۔

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی لاہور۔ و ربوہ

درخواست دعا - میری اہلیہ جمشید بی بی صاحبہ ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے ہم سب بہت پریشان ہیں، بزرگان سلسلہ و جملہ احباب سے ان مبارک ایام میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو کامل و عاجل صحت بخشے آمین

(خاکسار محمد یوسف چک ۹۳ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے اور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رمضان حقیقی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا ہے یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے اگر میں سحری کو کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا۔ پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے۔ پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالیٰ کے آگے سربسجود ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے یہ صحیح نہیں۔ تم سستی سے نہیں اٹھتے اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے۔ تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان

دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ اور جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے خود روک دیا ہے ان کا مطالبہ نہ ہو۔ پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو۔ ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامیدی کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے وہی انعام لے کر آتا ہے جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے اور وہ کبھی ناکام

نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کر دوں۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو۔ اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

میرے بندے اگر میرے بارہ میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں۔"

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۲۶ء)

کلام

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

(کلام محمود)

تاشقند کانفرنس کی کامیابی کے امکانات معدوم ہو گئے

کانفرنس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری نہیں ہو گا، اعلامیہ کے مسودہ پر اتفاق نہیں ہو سکا

تاشقند ۱۰ جنوری۔ تاشقند کانفرنس آج پیر کے روز ختم ہو رہی ہے صدر ایوب کل وطن واپس پہنچ رہے ہیں۔ وزیر اعظم شاستری کل بھارت روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سے قبل دونوں رہنماؤں نے کانفرنس کے آخری اعلان کے بارے میں ایک دوسرے کے مسودے نامنظور کر دیئے۔ مسٹر کوسیجن نے فریقین کو آخری بار کسی مشترکہ بیان پر رضامند کرنے کے لئے کل صدر ایوب اور مسٹر شاستری سے ملاقات کی۔ بھارتی ترجمان نے چین پر الزام لگایا کہ اس نے صدر ایوب کی حوصلہ افزائی کے لئے بھارت کو سخت الفاظ میں احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے تاکہ پاکستان کو یاد دلایا جائے کہ وہ بھارت کے خلاف تنہا نہیں ہے۔ اور کانفرنس میں سخت رویہ اختیار کرے۔ پاکستانی ترجمان نے بھارت کے اس دعوے کو غلط قرار دیا ہے۔ ترجمان نے بتایا ہو سکتا ہے کہ کانفرنس کوئی آخری اعلان جاری کئے بغیر ختم ہو جائے۔ ریڈیو پاکستان نے تاشقند سے کل بتایا کہ تاشقند کانفرنس کل ختم ہو رہی ہے اور صدر ایوب منگل کے دن وطن واپس پہنچ رہے ہیں بھارت کے وزیر اعظم شاستری بھی پرسوں واپس روانہ ہو جائیں گے۔ فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے تاشقند سے اطلاع دی ہے کہ اس سے قبل دونوں رہنماؤں نے کانفرنس کا آخری اعلان جاری کرنے کے متعلق ایک دوسرے کے مسودے نامنظور کر دیئے اور یہ کام روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن پر چھوڑ دیا کہ وہ فریقین کے لئے قابل قبول کوئی مسودہ تیار کریں۔ صدر ایوب اور مسٹر شاستری کو کل آپس میں ملاقات کرنا تھی لیکن یہ ملاقات اب غیر یقینی معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کوئی ایسی تجویز قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوا جس سے مسئلہ کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کی قراردادوں میں کوئی ترمیم ہوتی ہو۔ دوسری طرف بھارتی وفد "جنگ نہ کرنے" کے معاہدہ کو فوقیت دے رہا ہے۔

اعلان نکاح

بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں میری دختر حبیبہ ثریا کا نکاح عزیزی ارشاد احمد ارشد ایم اے کے ساتھ بحق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ یہ نکاح جانبین کے لئے مبارک ثابت ہو۔ آمین

(خان احمد اللہ خان پنشنر کوئٹہ)

پاکستان ایک ممتاز قانون دان اور عظیم سیاستدان سے محروم ہو گیا

مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ کی وفات پر صدر ایوب اور دوسرے رہنماؤں کے تعزیتی پیغامات

لاہور ۱۰ جنوری۔ سابق مرکزی وزیر تعلیم مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ کی وفات پر صدر ایوب نے گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے تاشقند سے بیگم مصطفےٰ کو تعزیت کا پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ صدر ایوب نے حکم دیا ہے کہ ان کی میت کو ہوانا سے ڈھاکہ لانے کے انتظامات کئے جائیں وہ پرسوں ہوانا میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے۔ قائم مقام صدر مسٹر عبدالجبار خان نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان ایک ممتاز قانون دان اور عظیم سیاستدان سے محروم ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ میں مرحوم کو اس وقت سے جانتا ہوں جب وہ صوبائی وزیر تھے بعد میں مرکزی وزیر مقرر ہوئے وہ میری عدالت میں بطور وکیل کے پیش ہوتے رہے ہیں مرحوم نے اپنی تینوں حیثیتوں سے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ میں ان کی ناگہانی وفات کے موقع پر دلی تعزیت کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے بھی بیگم مصطفےٰ کو تاشقند سے تعزیت کے پیغامات بھیجے ہیں۔